سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کا

طریقۂ تربیت اور معمولات

مرتبہ

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ

جانشین حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری رحمہ اللہ

و مسند نشین خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

و

تعارف مشائخ رائے پور وشجرات سلسلۂ عالیہ

از

حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی مدظلہٗ العالی

خلیفہ مجاز حضرت اقدس رائے پوری رابع رحمہ اللہ

شعبۂ مطبوعات

ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ)

رحیمیہ ہاؤس، 33/A کوئینز روڈ (شارع فاطمہ جناح) لاہور

092-42-36307714,36369089-www.rahimia.org

Email: info@rahimia.org



جامع مسجد رائے پور انڈیا



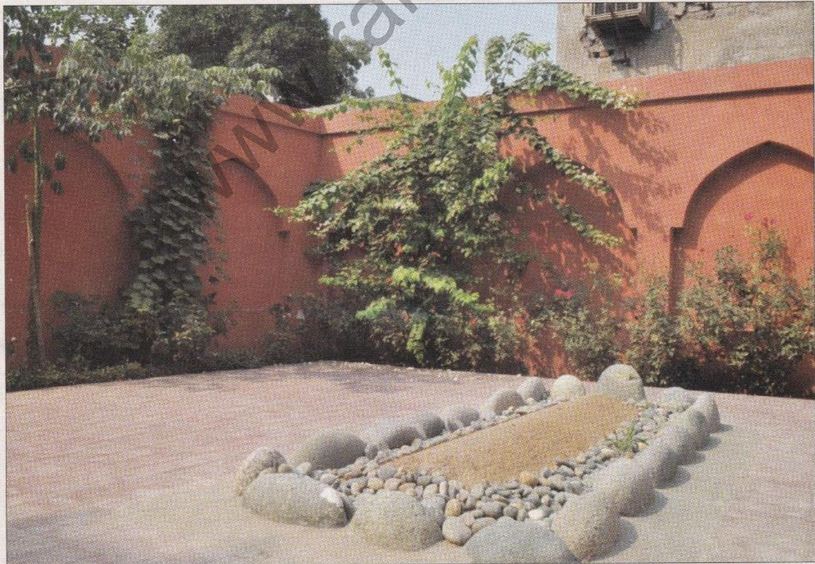
مزارات

حضرتِ اقدس شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرتِ اقدس شاہ عبدالعزیز رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ



ادارہ رحیمیہ لاہور



مزار حضرتِ اقدس شاہ سعید احمد رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

حرفِ اول

عرصۂ دراز سے سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے متعلقین اس کی ضرورت محسوس کرتے رہے ہیں کہ خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں متعلقین و متوسلین کے تزکیے اور تربیت کے لیے مشائخ رائے پور کے طریقۂ تربیت اور معمولات یک جا مرتب ہوں۔ حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ مسند نشین رابع سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور نے اپنے وصال سے چند سال قبل حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ سے رائے پوری مشائخ کے طریقۂ تربیت اور ان کے تربیتی معمولات مرتب کرائے تھے، جس پر حضرتؒ نے تقریظ لکھ کر ان کی تصدیق کی تھی۔ یہ طریقۂ تربیت اور معمولات سب سے پہلے 2011ء میں ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ کی جانب سے شائع کیے گئے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں معمولات پر مشتمل یہ تربیتی پمفلٹ تقسیم ہوا۔

کچھ عرصہ پہلے اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہوا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ اس کو دوبارہ شائع کیا جائے۔ اس ایڈیشن میں حضرت اقدس رائے پوری رابعؒ کی تائید سے حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ کے مرتب کردہ تربیتی طریقہ اور معمولات کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس رائے پوری رابعؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی مدظلہٗ العالی کے قلم سے مشائخ رائے پور کا تعارف اور شجرات سلاسلِ عالیہ کی ترتیبِ نو اور حضرتؒ کے خلفا کی فہرست شامل اشاعت کی جا رہی ہے۔ تاکہ تمام مشائخ رائے پور کے اجمالی تعارف سے متعلقین و متوسلین آگاہ ہوسکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب متعلقین و متوسلین کو اس میں درج شدہ معمولات کی پابندی کرنے اور تربیتی طریقے کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظم مطبوعات۔ ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور

07رفروری 2014ء

فہرست عنوانات

نام پمفلٹ : سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کا طریقۂ تربیت اور معمولات

مرتب : حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ

ناشر : رحیمیہ مطبوعات، 33/A کوئینز روڈ، لاہور

قیمت : 30 روپے

کلماتِ سعادت

از

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہٗ

مسند نشین رابع خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصّلوٰۃ و السّلام علٰی سیّد المرسلین و علٰی آلہٖ و أصحابہٖ و خلفائہٖ و من تبعھم إلٰی یوم الدّین. أمّا بعد!

ہمارے سلسلۂ عالیہ رحیمیہ قادریہ کے مشائخ امامِ ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ، حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ، سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، حضرت الامام حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، امامِ ربانی قطبِ صمدانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ قدس اللہ اسرارہم، اس برعظیم پاک و ہند کے اُن عظیم مشائخ میں سے ہیں، جن کے علوم و افکار اور فیوض و برکات سے ایک عالَم مستفیض ہوا ہے۔

اس خانوادۂ ولی اللّٰہی مجددی کی عظیم الشان جدوجہد اور کوشش سے برعظیم پاک و ہند میں دین اسلام کی تعلیمات کو فروغ حاصل ہوا۔ نیز انھیں حضراتِ مشائخ اور ان کے متبعین نے غلامی اور زوال کے دور میں

غیر ملکی تسلط کے خلاف جہادِ حریت و آزادی برپا کر کے اس خطے کے انسانوں کو غلامی سے نجات دلانے کے لیے عظیم الشان جدوجہد اور کوشش کی ہے۔ یہ حضرات مشائخ، شریعت، طریقت اور سیاست کے جامع تھے اور ان تینوں شعبوں میں بڑی جامعیت کے ساتھ ان حضرات نے رہنمائی دی ہے۔

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے بانی قطبِ عالم حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس سرہٗ انھی حضرات کے فیض یافتہ ہیں۔ ان سے مشائخ رائے پور کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے، بلاشبہ اس نے گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں مجددی ولی اللہی مشائخ کے علوم و افکار اور تعلیمات کے مطابق معمولات اور طریقۂ تربیت کو آگے بڑھایا۔

عزیزم مولوی عبدالخالق آزاد نے ان حضرات کے ملفوظات کی روشنی میں ان کے طریقۂ تربیت اور معمولات کو یک جا جمع کر دیا ہے، جو نہ صرف اس سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور سے وابستہ متعلقین اور متوسلین کے لیے مفید ہے، بلکہ عام مسلمانوں کے نفع کے لیے بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

سعید احمد رائے پوری

۲۷ر رمضان ۱۴۳۲ھ

16ر اگست 2011ء

بروز جمعرات۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رائے پوری طریقۂ تربیت؛ آٹھ معمولات

الحمد للّٰہ و کفٰی و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد!

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ قادریہ رائے پور کے اوّلین مشائخ نے تصوف وسلوک کے اہم امور کا خلاصہ بیان کیا ہے اور تربیتِ باطنی اور تزکیۂ قلوب کے لیے ایک ایسا آسان طریقہ متعین کیا ہے، جس میں عام لوگوں کے لیے لمبے چوڑے وظائف کے بجائے مختصر اور آسان معمولات پیشِ نظر رکھے گئے۔ تاکہ اس مصروف ترین دور میں سلسلے کے وابستگان ان معمولات کے ذریعے اپنی باطنی اصلاح اور شعوری دینی تربیت میں ترقی حاصل کرسکیں۔ یوں ان میں دین اسلام کی جامع تعلیمات کے غلبے کے نظریۂ فکر وعمل سے وابستگی پختہ ہوجاتی ہے اور وصول الی اللہ کا مرحلہ آسان ہوجاتا ہے۔

وصول الی اللہ اور تصوف وسلوک کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

''اپنے ''**نفسِ امّارہ**'' کو ''**مطمئنّہ**'' بنانے یا (**نفس**) ''**امّارہ**'' کو اطمینان تک پہنچانے کا راستہ ''**سلوک**'' کہلاتا ہے۔'' (1)

اس سلوک کو طے کرنے کے لیے مشائخ رائے پور نے ایک طریقۂ تربیت متعین کیا ہے۔ اس کے متعلق حضرت اقدس رائے پوری ثانیؒ ارشاد فرماتے ہیں:

''اب (سلوک و) تصوف کا بھی خلاصہ نکل آیا ہے۔ ...... یہ آسانی ہمارے اکابر کی تجویز کردہ ہے، جو اپنے زمانے میں تصوف کے مجتہد اور حاکم ہوئے ہیں، نہ کہ مقلد اور محکوم۔ اور فرمایا: اکابر سے مراد یہی حضرت حاجی (امداد اللہ مہاجر مکی) صاحبؒ، حضرت (مولانا محمد قاسم) نانوتویؒ اور حضرت (مولانا رشید احمد) گنگوہیؒ وغیرہ مراد ہیں۔ اور ہمارے حضرت (شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ) کے متعلق بھی میرا خیال ہے کہ وہ تصوف پر حاکم تھے۔ ایک مرتبہ (حضرت عالی رائے پوریؒ

نے) فرمایا کہ: ''مولوی صاحب! جس طرح ہر بات کا خلاصہ اور روح نکل آئی ہے، تصوف کا بھی خلاصہ اب نکل آیا ہے۔'' (2)

ایک مرتبہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ نے حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے تصوف کا خلاصہ اور نتیجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''مولوی صاحب! لوگ خبر نہیں تصوف کسے سمجھتے ہیں! تصوف تو فقاہت یعنی دینی سمجھ اور شعور کا نام ہے۔'' (3)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشائخ رائے پور نے اپنے سلسلۂ عالیہ کے مشائخ کی تعلیمات کے تناظر میں تربیت اور تزکیے کے لیے تصوف کے اہم امور کا خلاصہ نکالا اور اسے آسان بناتے ہوئے ایسے معمولات تجویز کیے ہیں۔ جو نہ صرف مسنون و ماثور ہیں، بلکہ قلوب کی اصلاح اور تزکیے میں بڑی تاثیر رکھتے ہیں۔ خاص طور پر حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے ایک جامع فکر و عمل کی صورت میں ان معمولات کی تاثیرات بیان فرمائی ہیں۔ چناں چہ ولی اللّٰہی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ معمولات تجویز کیے گئے ہیں۔

ان معمولات اور اس طریقۂ تربیت کے اثرات و نتائج بہت خوب واقع ہوئے ہیں۔ چناں چہ اس سلسلۂ عالیہ سے وابستہ حضرات، متعلقین و متوسلین' ان معمولات کی پابندی اور اس طریقۂ تربیت کو اپنا کر اپنی اپنی صلاحیت و استعداد کے مطابق دین کے کسی نہ کسی شعبے سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔ اور دین اسلام کے غلبے کے لیے مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں۔

ان معمولات' خاص طور پر ذکر اللہ کی پابندی سے جو ثمرات و نتائج پیدا ہوتے ہیں، اس کی تفصیل بتاتے ہوئے حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

''اصل میں تو ایسا ہوتا ہے کہ اثنائے ذکر (ذکر کے دوران) میں:

(الف) کسی کو نفل نمازوں سے انس ہو جاتا ہے

(ب) کسی کو تلاوتِ قرآنِ حکیم سے

(ج) کسی کو تعلیم و تعلّم (اور تدریس) سے

(د) کسی کو کسی اور (دوسرے) دینی کام سے

(ہ) اور کسی کو مفادِ عامہ کے امور اور سیاسی انتظام سے
کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے اکثر کو اسی
سے لگاؤ تھا۔ جس کے ماتحت انھوں نے دنیا میں عدل و
انصاف قائم کیا اور رفاہِ عامہ کے کاموں کو سرانجام دیا۔

گویا ہر ایک کا مخصوص رنگ ہو جاتا ہے، جو (اپنی صلاحیت و استعداد کے مطابق) تھوڑا تھوڑا الگ بھی ہوتا ہے۔'' (4)

گزشتہ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے مشائخ رائے پور ان معمولات کے ذریعے اپنے متعلقین اور متوسلین کی تربیت فرما کر دین کے مذکورہ بالا شعبوں میں کام کرنے کے لیے صاحبِ بصیرت اور باشعور رجالِ کار تیار کرتے رہے ہیں۔ ان معمولات کی تاثیر بڑھانے میں ان حضرات کی قلبی توجہات اور باطنی فیوضات بھی اپنا پورا پورا اثر رکھتی ہیں۔

اوّلین مشائخِ رائے پورؒ اپنے ملفوظات کی صورت میں سلسلۂ عالیہ رحیمیہ کا طریقۂ تربیت اور معمولات بیان کرتے رہے ہیں۔ چناں چہ اس سے قبل مشائخ رائے پور کے بیان کردہ یہ آٹھ اہم ترین معمولات مختلف کتابوں میں چھپتے رہے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان معمولات کو متعلقین اور متوسلین کے لیے ایک ترتیب کے ساتھ یک جا کر دیا جائے۔ اب انھیں ایک پمفلٹ کی صورت میں مرتب کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے یہ ''امورِ ہشت گانہ'' (آٹھ بنیادی معمولات) ایسے ہیں، جن کی پابندی سے ظاہری و باطنی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اب تک تزکیۂ نفس کے حوالے سے لاکھوں لوگ ان معمولات سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ان حضراتِ مشائخ رائے پور کا فیضان نصیب فرمائے۔

خاک پائے مشائخ رائے پور
عبدالخالق آزاد رائے پوری
23 / رمضان المبارک 1432ھ
24 / اگست 2011ء، بروز بدھ
ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور

(1)
تصحیح نیت اور نظریے کی درستگی

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت وعظمت، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و چاہت اور آخرت پر پورا یقین واعتماد رکھے۔ ہر دم اس کے پیش نظر دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی بسر کرنے کی نیت، عزم اور ارادہ ہونا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نیت کی تصحیح کرے اور اپنے نظریۂ زندگی کو درست رکھے۔ اس تناظر میں سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے مشائخ سب سے پہلے تصحیح نیت اور نظریے کی درستگی پر زور دیتے ہیں۔

چناں چہ حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

''تصوف کیا ہے، دنیا کی تمام مباح اور جائز مصروفیات اور کاروبار کو بھی دین بنا دینا۔ یاد رکھو! اگر اس نیت کو بیدار رکھ کر کہ ''یہ کام میں اللہ کے لیے، یعنی اس کی رضا کے حصول اور تعمیلِ احکام میں کرتا ہوں'' تمام کام کیے جائیں تو بہت سی نفلی عبادتوں سے افضل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مسلمان پر اپنے اہل و عیال کی پرورِش کا ایک درجہ واجب ہے۔ اب اگر اس واجب کی ادائیگی کے لیے وہ کام (کاج، محنت اور مزدوری) کرتا ہے، مگر اللہ کی رضا کی نیت کر کے اور غفلت ترک کر کے کرتا ہے، تو نوافل پڑھنے سے زیادہ ثواب ہے۔ کیوں کہ وہ ایک واجب ادا کر رہا ہے۔ اس طرح ہر کام کو عبادت بنایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ حرام اور مکروہ نہ ہو، کم از کم مباح اور جائز درجے کا (ضرور) ہو اور ریاکاری سے تو خالص عبادت، خواہ وہ نماز ہی (کیوں نہ) ہو، شرک بن جاتی ہے، کہ دکھاوے کے لیے کی جائے۔ کیوں کہ دکھاوے سے عبادت کرنا شرک ہے۔'' (5)

تصوف کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس رائے پوری ثانیؒ نے ارشاد فرمایا:

''تصوف کا ابتدائی سِرا ''تصحیح نیت'' (نیت کی درستگی) ہے۔ اور اس کا انتہائی نتیجہ جو تصحیح نیت سے حاصل ہوتا ہے ''فقاہت'' یعنی دینی سمجھ اور شعور کا حاصل ہونا ہے۔'' (6)

یہ دینی سمجھ اور شعور اس لیے بھی ضروری ہے کہ آج کل گمراہی اور فتنوں کا زمانہ ہے اور گزشتہ دو ڈھائی سو سال سے مسلمان معاشروں پر کفر و طاغوت کا انسانیت دشمن نظام مسلط ہے۔ اس کی وجہ سے ماحول میں دینی حوالے سے بے راہ روی، نیتوں کا فساد اور غلط افکار و نظریات پھیلے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر مادیت پر مبنی سرمایہ پرستانہ نظام نے مسلمانوں کے اعمال و افکار کو بُری طرح متأثر کیا ہے۔ اور نوجوان نسل تو خاص طور پر غلط افکار و نظریات سے متأثر ہو رہی ہے۔ ایسے ماحول میں ضروری ہے کہ تمام مسلمان اور خاص طور پر نوجوان نسل دینِ اسلام کی تعلیمات پر انفرادی اور اجتماعی طور پر عمل کرنے کے لیے اپنی نیت کی تصحیح کریں اور اپنا نظریہ وفکر درست رکھیں۔ گمراہ کن افکار و نظریات سے علاحدگی اختیار کریں اور نیت کی درستگی کے ساتھ دین کے غلبے کا نظریہ اپنے پیشِ نظر رکھیں۔

چناں چہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ فرماتے ہیں:

''ان مشکل حالات سے اگر مسلمان یہ لیں کہ (تکبر اور سرمایہ پرستی سے) دل ٹوٹ جائے اور خدا کی طرف توجہ زیادہ ہو جائے تو حالات کا وصول کرنا ہے۔''

اور فرمایا کہ: ''مسلمانوں کے سامنے اب (ان حالات میں) نئی زندگی کا پروگرام پورے زور سے آجانا چاہیے۔'' (7)

اس لیے مشائخ رائے پور اپنے متوسلین کے لیے ضروری قرار دیتے ہیں کہ وہ حبِ مال (سرمایہ پرستی)، حُبِ جاہ (عہدہ طلبی)، عُجب (خودنمائی) و تکبر اور حسد، کینہ، بغض وغیرہ بداَخلاقیوں کے نظام اور اس غلط ماحول سے برأت کا اظہار کریں۔ دین اسلام کے اعلیٰ اَخلاق؛ خدا پرستی، انسان دوستی پر مبنی عدل و انصاف کے بہترین نظام کو دنیا میں غالب کرنے کے لیے اپنے تئیں جدوجہد اور کوشش کرنے کی نیت و عزم کریں۔ اور اپنے سلسلۂ عالیہ کے مشائخ، بالخصوص امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ اور حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے خانوادۂ ولی اللّٰہی کی تعلیمات اور ان کے طریقۂ کار

سے رہنمائی حاصل کریں۔ اور ان حضرات مجددین کی جامع تعلیمات کی روشنی میں دُنیوی اور اُخروی کامیابی کے لیے پوری جدوجہد اور کوشش کریں۔ ان مشائخ کے طریقۂ کار کے بنیادی اصولوں کی نشان دہی کرتے ہوئے حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے والدِ گرامی اور شیخ و مربی، حضرت الامام شاہ عبدالرحیم دہلویؒ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ:

''ہمارے طریقے کے پانچ بنیادی اُصول ہیں:

(1) ہمیشہ ذکر اللہ میں مشغول رہنا۔

(2) ہر حالت میں تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرنا۔

(3) بغیر کسی تفریق کے تمام مخلوق کو نفع پہنچانا۔

(4) اپنے آپ کو اللہ کی کسی بھی مخلوق سے افضل نہ سمجھنا۔

(5) اللہ کے حکم اور اللہ کی مخلوق کے سامنے تواضع اختیار کرنا۔'' (8)

اس تناظر میں سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے مشائخ نے اپنے وابستگان کی تربیت کے لیے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ مذکورہ بالا اصولوں کو سامنے رکھیں اور ہر وقت تصحیح نیت اور غلبہ دین کے نظریے کو بیدار رکھ کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی بسر کرنے کے لیے جدوجہد اور کوشش کریں۔ اور اس غلط ماحول اور نظام کی حتی الوسع مزاحمت کریں، جو دین اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرنے میں رکاوٹ ہے۔

اس حوالے سے رائے پوری سلسلے کے متعلقین درج ذیل امور ہمیشہ پیش نظر رکھیں:

1۔ جملہ امور کی انجام دہی میں نیت درست کرنے کا اہتمام کریں۔

2۔ تمام جائز کاموں میں مشغولیت کے دوران خدا سے اپنے تعلق کو ہرگز نہ بھولیں۔

3۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور تعلق کے جذبے سے انسان دوستی کو لازم سمجھیں۔

4۔ اپنے اندر دینی حوالے سے قومی اور ملّی شعور پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

5۔ ملّی فرائض اور قومی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا جذبہ اپنے اندر بیدار کریں۔

6۔ ہر طرح کے ظلم سے نفرت رکھیں اور عدلِ اجتماعی کو دین کا اہم فریضہ سمجھیں۔

7۔ قومی اور اجتماعی حقوق کی ادائیگی کے لیے غلبۂ دین کو ضروری سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضراتِ مشائخ رائے پور کے متعین کیے ہوئے راستے پر پوری دل جمعی، ہمت اور جرأت کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(2)

بیعتِ توبہ اور فرائض دین کی پابندی

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے وابستگان کے لیے ضروری ہے کہ وہ شیخ وقت کے ہاتھ پر اپنے انفرادی اور اجتماعی گناہوں سے توبہ کی نیت سے ''بیعتِ توبہ'' کریں۔ مشائخ رائے پور اس کا طریقہ درجِ ذیل ارشاد فرماتے ہیں:

''بیعت کرتے وقت سب سے پہلے خاموش طریقے پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور صدقِ دل کے ساتھ شیخ کے کہلوانے پر کلمہ طیبہ:

''لا إله إلاّ الله مُحمّد رسول الله''

اور مختصر درود ''صلّی اللہ علیه و آله و صحبهٖ و بارک و سلّم.''

پڑھتے ہوئے درجِ ذیل کلمات کہے:

میں توبہ کرتا ہوں: کفر سے، شرک سے، بدعت سے، غیبت سے، جھوٹ بولنے سے، قتل کرنے سے، چوری سے، زنا سے، کسی پر بہتان لگانے سے، نماز چھوڑنے سے، اور تمام گناہوں سے، چھوٹے ہوں یا بڑے۔ اور جو گناہ میں نے اپنی تمام عمر میں کیے ہیں۔

یا اللہ! تو میری توبہ قبول کرلے اور میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھے توفیق دے اپنی رضا مندی کی اور اپنے رسولِ پاکؐ کی تابع داری کی، شریعت پر عمل کرنے کی اور خلافِ شرع باتوں سے بچنے کی۔''

اس توبہ کے بعد شیخ چند نصیحت کے کلمات تلقین کریں گے۔ انھیں پوری توجہ کے ساتھ سنا جائے اور صدقِ دل سے ان پر عمل کی کوشش کی جائے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

''یہ توبہ ہوگئی۔ اللہ ہماری توبہ قبول کرلیں۔ ہمارے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما دیں۔ آمین۔ اب ہم پر سب سے پہلا فرض نماز کا ہے۔ یہ کسی حالت

میں معاف نہیں ہوتی۔ اس کی قضا واجب ہوتی ہے۔ اس کا ترک کرنا بڑا گناہ ہے۔ نماز بہت ہی اعلیٰ عبادت ہے۔ نماز سے اللہ کی محبت اور اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے نماز کا اہتمام کریں اور ہر وقت نماز کا دھیان دل میں رکھیں۔ اس سے ہمارے دلوں میں اللہ کی محبت پیدا ہوگی۔ یہ کامیابی ہے۔''

''خلافِ شریعت باتوں سے بچنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ راضی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنا مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بڑا خسارہ ہے۔ کوئی ضرورت پیش آئے، تو سب امور کو شریعت کے مطابق سرانجام دینا چاہیے۔ جن چیزوں کے مسائل نہ جانتے ہوں، ان کو شریعت والے اہل علم، صحیح عقیدہ والوں سے دریافت کرے اور اس پر عمل کرے۔ موت کو یاد رکھنا چاہیے کہ مرنا ہے، آخرت کے لیے جانا ہے۔ اصل زندگی وہی ہے، جو مرنے کے بعد شروع ہوگی۔ وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنا ہے۔ نہ کوئی لوٹ کر آتا ہے اور نہ کوئی آئے گا۔ اگر شریعت کے مطابق عمل کریں گے، گناہوں سے بچیں گے اور اللہ تعالیٰ کو راضی رکھیں گے، تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت الفردوس میں جگہ نصیب ہوجائے گی اور راحت وچین کی زندگی گزرے گی۔ اور اگر شریعت کے خلاف عمل کرتے رہے اور گناہ کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض رکھا تو قبر کا عذاب، حشر کے دن کا عذاب — جو بہت ہی بڑا سخت اور دردناک ہے — بھگتنا پڑے گا۔ اور اپنے عملوں کی سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں ٹھکانا بنے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو دوزخ کے عذاب سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس سے بچائے۔ آمین ثم آمین!'' (9)

''اللہ تعالیٰ ہمیں سلسلۂ رائے پوری میں قبول فرمائے۔ اور ان کا فیض نصیب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں دین دنیا میں کامیابی نصیب فرمائے۔ اللہ ہمیں سچی جماعت سے وابستہ رکھے۔ آخرت پر ایمان نصیب ہو۔ اللہ اور اللہ کی محبت ہمارے دلوں میں غالب ہو۔ اللہ ہم سب کو فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ حاسدین، کینہ پرور اور گمراہ کرنے والی جماعتوں سے اللہ محفوظ رکھے۔ ہمیں صحیح نظریے پر قائم رکھے۔

غلبہ دین کے لیے اللہ ہمیں قبول فرمالے۔"

بیعتِ توبہ کا یہ طریقہ مسنون ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اور صحابیات سے انھی کلمات کے ذریعے بیعتِ توبہ کرائی ہے۔ جس کا تذکرہ قرآن حکیم میں ہے۔ نیز حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تعالوا ! بايعوني على ان لا تشركوا بالله شيئًا، و لا تسرقوا، و لا تزنوا، ولا تقتلوا اولادكم، و لا تأتون ببهتان تفترونه بين أيديكم و أرجلكم، و لا تعصوني في معروف." (10)

"آؤ، تم مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، اور چوری نہیں کرو گے، اور زنا نہیں کرو گے، اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، اور کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے، اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔"

اس بیعتِ توبہ میں بنیادی طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایک مقرب بندے کے ہاتھ پر حقوق اللہ اور حقوقِ انسانیت کی پاس داری کا عہد کیا جاتا ہے۔

☆ حقوق اللہ کے حوالے سے درجِ ذیل باتوں کا عہد ہوتا ہے:

(الف) کفر و شرک سے بچنا

(ب) دین میں بدعت پیدا کرنے اور شریعت کی نافرمانی سے بچنا

☆ حقوقِ انسانیت کے حوالے سے درجِ ذیل باتوں کا عہد کیا جاتا ہے:

(الف) لوگوں کا مال چوری ڈاکہ سے حاصل کرنے سے بچنا

(ب) قتلِ انسانیت ایسے بُرے فعل سے دور رہنا

(ج) زنا کاری کی بدعملی اور اس کے ماحول سے بچنا

(د) انسانی عزت واحترام کو پامال کرنے والے امور سے بچنا

توبہ کے ان کلمات اور شیخ کی بیان کردہ نصائح کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی حالت درست کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔ اور اس سلسلے میں شیخ کے ساتھ جو عہد کیا ہے، اس کی اہمیت ہمیشہ پیشِ نظر رہنی چاہیے اور اس کو پورا کرنے کے لیے پوری جدوجہد اور کوشش کرنی چاہیے۔

(3)

تلاوتِ قرآنِ حکیم اور قرآنی مفاہیم کا شعور

مشائخ رائے پور فرماتے ہیں کہ:

''قرآن حکیم کی تلاوت اعلیٰ ذکر ہے۔ جب تلاوت کریں تو کلامِ الٰہی کی عظمت، محبت اور ادب دل میں ہو کہ یہ میرے اللہ کا کلام ہے، عظمت والے کا کلام ہے۔ جتنی دل میں عظمت ہوگی، اتنی ہی ہدایت نصیب ہوگی اور اللہ کی محبت دل میں پیدا ہوگی۔''

اس لیے اپنے دل میں اللہ کی محبت اور عظمت پیدا کرنے کے لیے روزانہ قرآنِ حکیم کی تلاوت کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔ آداب کا لحاظ کرتے ہوئے تلاوتِ قرآن حکیم کا صحیح طریقہ مشائخ رائے پور اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

''باوضو ہو کر قبلہ رُخ بیٹھ کر قرآن حکیم کی عظمت و محبت دل میں رکھتے ہوئے روزانہ کم از کم اس کی اتنی تلاوت کا معمول بنانا چاہیے کہ جس سے ایک قرآن شریف ایک مہینے میں ختم ہو جائے۔ تلاوت سے پہلے درود شریف طاق تعداد میں پڑھے۔ قرآن حکیم پڑھتے وقت اپنے دل میں یہ خیال قائم کرے کہ ''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ کا کلام سب کے کلاموں سے بڑا اور عظمت والا ہے۔ اور اللہ کا کلام اللہ کی توفیق سے میری زبان پر جاری ہو رہا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ رہا ہے۔'' اگرچہ تلاوتِ قرآنِ حکیم حفظ یا دیکھ کر بلا وضو بھی کی جاسکتی ہے، لیکن قرآن حکیم کو بلا وضو ہاتھ لگا کر نہیں پڑھنا چاہیے۔'' (11)

مشائخ رائے پور کے ہاں قرآن حکیم کی تلاوت اور اس کے فہم و شعور کی بڑی اہمیت رہی ہے۔ تمام مشائخ نے ساری زندگی اس پر عمل کیا ہے۔ خاص طور پر رمضان المبارک میں قرآن حکیم کی تلاوت، نوافل میں اس کی سماعت اور قرآن حکیم کے معانی اور مفاہیم کو

سامنے رکھتے ہوئے قرآن حکیم پڑھنے کا پورا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ نے خود راقم سطور سے فرمایا:

''حضرت عالی (شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ) کے ہاں قرآن حکیم کو معنی اور مفہوم کا لحاظ کر کے پوری تصحیح کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔'' (12)

اسی لیے حضرت اقدس شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ نے اپنے دور میں حضرت اقدس مولانا سعید احمد رائے پوری کی زیر نگرانی قرآن حکیم کے معنی اور مفاہیم کا شعور پیدا کرنے کے لیے دورۂ تفسیر قرآن حکیم کے اہتمام کا آغاز کیا تھا۔ چناں چہ اس وقت سے لے کر اب تک سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے متوسلین کے لیے مشائخ رائے پور کی زیر نگرانی ہر سال ہفت روزہ یا پندرہ روزہ دورۂ تفسیر قرآن حکیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہٗ اپنے مخصوص احباب کو ایک ہفتے میں، معنی اور مفہوم کا لحاظ رکھتے ہوئے قرآن حکیم کی تلاوت مکمل کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ اور ہفتے بھر کی ایک خاص ترتیب بیان فرمایا کرتے تھے۔ اسے حضرتؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ اس طرح نقل کرتے ہیں:

جمعۃ المبارک	سورۃ البقرہ سے	سورۃ المائدہ تک
ہفتہ	سورۃ الانعام سے	سورۃ التوبہ تک
اتوار	سورۃ یونس سے	سورۃ مریم تک
سوموار	سورۃ طٰہٰ سے	سورۃ القصص تک
منگل	سورۃ العنکبوت سے	سورۃ صٓ تک
بدھ	سورۃ الزمر سے	سورۃ الرحمٰن تک
جمعرات	سورۃ الواقعہ سے	سورۃ الناس تک

قرآن حکیم کے ختم کے بعد سجدہ میں جا کر اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں انتہائی عاجزی اور انکساری سے اپنے مقصد کو ذہن میں رکھ کر دعا کریں۔'' (13)

اس طرح ایک ہفتے میں قرآن حکیم کے مفاہیم کا لحاظ رکھ کر توجہ سے تلاوت کرنے سے بڑا روحانی فیض حاصل ہوتا ہے اور انوارات و برکات نازل ہوتی ہیں۔

(4)
تیسرے کلمے کی تسبیح

مشائخ رائے پور فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور محبت پیدا کرنے کے لیے بعد نمازِ فجر یا چوبیس گھنٹے میں جس وقت بھی فرصت ملے، پوری یکسوئی کے ساتھ تیسرے کلمے کی تسبیح کرنی چاہیے۔ چناں چہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ اس کی ترتیب اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر تیسرا کلمہ
''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ'' بمع وِرد
''وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ'' سو مرتبہ پڑھنا چاہیے۔''

حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے ایک متوسل سے فرمایا کہ:

''جہاں تک ہو سکے اپنی توجہ خدا کی طرف لگائے رکھنے کی کوشش کیجیے! اور سوم کلمہ ہر وقت پڑھتے رہیے۔ اور اس میں خیال رکھیے کہ خداوندِ کریم یہ کلمہ قبول فرمالیں۔'' (14)

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ فرماتے ہیں:

''یہ بڑا بابرکت وظیفہ ہے۔ جب بندہ اس کو اللہ کی عظمت اور محبت کے ساتھ پڑھتا ہے تو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، روحانی ترقی ہوتی ہے اور جنت میں باغ لگ جاتا ہے۔''

تیسرے کلمے سے اللہ کی شان اور اس کی کبریائی کا احساس دل میں جاں گزیں ہو جاتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا اور تعریف سے بڑی ترقی اور کامیابی ملتی ہے۔ نیز اللہ کے علاوہ دنیا کی تمام طاقتوں اور قوتوں کے رُعب سے انسان آزاد ہو جاتا ہے۔ اور ''لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ'' کے ورد کی وجہ سے اپنے عجز و انکساری کا اعتراف اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کلمے کے فیوض و برکات نصیب فرمائے۔

(5)

استغفار کی کثرت

مشائخ رائے پور فرماتے ہیں:

''انسان سے غفلت اور گناہوں کے نظام و ماحول میں رہنے کی وجہ سے بہت سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں۔ اس لیے ان سے معافی کے جذبے سے استغفار کی کثرت کرنا بڑا مفید ہے۔''

چناں چہ حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ فرماتے ہیں:

''شام کے وقت جب دن بھر کے کام سے فارغ ہوں، تو پھر سوچیں کہ مجھ سے دن بھر میں چھوٹے بڑے گناہ کیا کیا ہوئے ہیں، ان سے توبہ کا ارادہ کرکے، توبہ کی نیت سے استغفار کی ایک تسبیح (سو مرتبہ) کریں:

''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ أَتُوْبُ إِلَیْہِo'' (اے میرے ربّ! میں تمام گناہوں سے معافی مانگتا ہوں اور اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں)

یہ انبیا کا وظیفہ ہے۔ صحابہ کا وظیفہ ہے۔ اولیاء اللہ کا وظیفہ ہے۔ جب ہم توبہ کی نیت سے استغفار کریں گے، تو ہماری توبہ قبول ہوگی۔ دن بھر کے گناہ معاف ہوں گے۔ اور گناہوں کی وجہ سے پریشانیاں آتی ہیں، ان سے نجات ملے گی۔ استغفار سے رزق میں برکت آتی ہے اور دل برے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ اس لیے کثرتِ استغفار آج کل بہت مفید ہے۔ چلتے پھرتے دل میں ذکر کرتے رہو۔ دل دل سے ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ'' کہنے سے بہت فائدہ ہوگا۔''

اس لیے روزانہ بعد نمازِ عصر یا بعد نمازِ مغرب یا چوبیس گھنٹوں میں جس وقت بھی یکسوئی کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملے، کم از کم سو مرتبہ استغفار کی تسبیح کرنی چاہیے۔ تاکہ دل گناہوں سے پاک صاف ہو اور ان کے بُرے اثرات سے محفوظ رہے۔

(6)

درود شریف کا اہتمام

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں بیعت ہونے والے فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق و محبت اور آپ کی عظمت کو پیش نظر رکھ کر درود شریف کی کم از کم ایک تسبیح عشا کی نماز کے بعد سونے سے پہلے پڑھے۔

چناں چہ حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ فرماتے ہیں:

''عشا کی نماز کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، عظمت اور ادب دل میں رکھتے ہوئے درود شریف کی تسبیح کریں۔ اس سے حضورؐ سے محبت بڑھے گی، آپؐ کا قرب حاصل ہوگا، آپؐ کا فیض ملے گا۔ اور درود شریف پڑھنے والوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ گھر میں خیر و برکت آتی ہے۔''

بہتر یہ ہے کہ نماز والا درودِ ابرٰہیمی پڑھا جائے، ورنہ جو مختصر درود شریف پڑھ سکے، اُسے اپنا معمول بنا لے۔

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.''

ایک صاحب نے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے پوچھا کہ: ''درود شریف پڑھتے وقت کیا خیال کیا جائے؟'' تو آپؒ نے فرمایا کہ:

''اس طرح گویا حضور ﷺ کے روضۂ مبارک پر بیٹھ کر پڑھ رہے ہو اور ایک نور کا فیض اُدھر سے تمھارے قلب میں آرہا ہے۔''(15)

اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں حضور ﷺ کی محبت اور عظمت نصیب فرمائے۔ آمین

(7)

ذکرُ اللّٰہ کا اہتمام

مشائخ رائے پور فرماتے ہیں کہ سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور سے وابستہ ہونے والے متعلقین اور متوسلین کو ذکر اللہ کا پورا اہتمام کرنا چاہیے۔ عام متعلقین کو مشائخ کے مقرر کردہ طریقۂ ذکر کے بغیر کلمہ طیبہ "لا إله إلا الله" کی تسبیحات پڑھنی چاہئیں۔ اس کی صحیح ترتیب اور طریقہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ یوں بیان فرماتے ہیں:

"کلمہ طیبہ "لا إلـٰه إلا الـلّٰـه" کی کم از کم تین یا پانچ تسبیحات مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ بغیر طریقۂ ذکر کے تسبیح کے طور پر پڑھیں۔ اس کو اپنے معمول میں شامل کرنا بہت ہی مبارک اور افضل عمل ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے:

سب سے پہلے تین دفعہ درود شریف پڑھ کر اعوذ بـالـلّٰـه من الشيطان الرّجيم اور بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم کے ساتھ سورة الفاتحه ایک مرتبہ پڑھے۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر سورة الإخــلاص بارہ (۱۲) مرتبہ پڑھے۔ پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ سے دعا مانگے کہ:

اے اللہ! اس تلاوتِ قرآنِ پاک اور دعا کو قبول فرمائیں اور ان کا ثواب سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے مشائخ رحمہم اللہ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ (اور حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ، حضرت شاہ سعید احمد رائے پوریؒ) کی ارواحِ طیبات کو ثواب پہنچائیں۔

اس کے بعد تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پہلی مرتبہ پورا کلمہ طیبہ:

"لا إلٰه إلاّ اللّٰه محمّد رسول اللّٰه"

اور مختصر درود شریف "صلّى اللّٰه عليه و على آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ و ذرّیاتہٖ اجمعين." پڑھے۔

پھر سو مرتبہ ''لا إلٰه إلاَّ اللّٰه'' پڑھتے رہیں۔

اور سوویں دفعہ پورا کلمہ شریف بمع مختصر درود شریف کے پڑھیں۔ پھر دوسری تسبیح کے آخر میں بھی پورا کلمہ پڑھیں۔ اسی طرح جتنی تسبیحات پڑھنی ہوں، پڑھتے جائیں۔

اس کلمہ شریف کے پڑھنے کے وقت آنکھیں بند کر کے زبان پر کلمہ شریف ہو اور خیال میں اس کا مفہوم یعنی معنی کے مقصد کو قائم رکھیں۔ درمیان میں کبھی چند مرتبہ یہ جملہ پڑھ لے: ''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے'' اور کبھی یہ کہے: ''نہیں ہے کوئی مقصود سوائے اللہ کے'' اور کبھی یہ کہے: ''نہیں ہے کوئی محبت لگانے کے قابل سوائے اللہ کے''۔(16)

کلمہ طیبہ کا یہ ذکر سلسلۂ عالیہ کے عام متعلقین کے لیے ہے۔ البتہ جو حضرات سلسلۂ عالیہ رحیمیہ کے توسل سے باقاعدہ سلوک طے کرنا چاہیں، تو ایسے متوسلین کے لیے ضروری ہے کہ وہ شیخِ وقت سے باقاعدہ اجازت لے کر مشائخ قادریہ کے مقرر کردہ طریقۂ کار کے مطابق نفی اثبات (لا إلٰه إلاَّ اللّٰه) اور اسم ذات (اللّٰه) کا ذکر کریں۔ ہمارے سلسلے کا یہ ذکر ''قادریہ مجددیہ'' کے طریقے کے مطابق ہے۔ چناں چہ یہ ذکر پورے مدّ (لآ پر) اور شدّ (إلاَّ اللّٰه پر) کا لحاظ رکھتے ہوئے کرنا چاہیے۔ چناں چہ ذکر اللہ کے صحیح طریقے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے ارشاد فرمایا:

''لا إلٰه سے (ذکر) شروع کرنا چاہیے اور إلٰه پر سکتہ تو ہو، مگر وقف نہ ہو۔ اور إلاَّ اللّٰه پر اس سے زیادہ فصل (وقف) کیا جائے، جتنا إلٰه پر سکتہ کیا جاتا ہے۔ ... بزرگوں نے جو طریقۂ (ذکر) مقرر کیا ہے، اسی قاعدے اور طریق سے ذکر کیا جائے تو اس سے جلد نفع ہوتا ہے۔ اور ویسے بھی ذکر کیا جائے تو خالی از نفع نہیں، مگر اس طرح دیر میں اور ادھورا نفع ہوتا ہے۔ .. (اور نفع سے) مراد یہ ہے کہ آثارِ ذکر اور انوارات پیدا ہو جائیں۔ ''آثارِ ذکر'' یعنی انسان کا دل خدا کے سوا غیر کی محبت سے چھوٹ جائے اور کچھ اللہ تعالیٰ سے اُنس پیدا ہو جائے۔ کیوں کہ انسان اُنس سے مشتق ہے۔''(17)

حضرت اقدس رائے پوری ثانی نے مزید ارشاد فرمایا:

''کبھی کچھ (ذکر) کیا اور پھر چھوڑ دیا، (اس سے) کچھ بات نہیں بنتی۔ میرا خیال ہے کہ تین چلّے یعنی چار ماہ تو باقاعدہ پابندی سے بلاناغہ پورے اہتمام سے ذکر کرنا چاہیے۔ اور پورا ذکر گیارہ تسبیح نفی اِثبات اور چار ہزار اسمِ ذات ٹھیک شدّ ومدّ اور دھیان واہتمام سے ہے۔... تین چلّے کے بعد پھر یہ ہے کہ اپنا کوئی کام کرنے لگے اور ذکر کا بھی اہتمام رکھے۔ اصل میں خلوص و اصلاح اور تہذیبِ اخلاق کے لیے عشق و محبت ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی خلوص، اصلاح اور تہذیبِ اَخلاق نہیں ہوتی اور نفس کا ہی حصہ رہتا ہے۔'' (18)

حضرت رائے پوری ثانی نے ''لا إلٰه إلاَّ اللّٰه'' کا معنی اور مفہوم یوں بیان فرمایا:

''لا مقصودُ سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی سوا مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ بس ان صورِ علمیہ (غلط فکر و عادات) کو مٹانا، یہی تو اصل کام ہے۔ ذکر کرو، صحبت اٹھاؤ اور توبہ کرتے جاؤ اور غلط عادتوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے کوتاہیوں کی معافی چاہو۔ کچھ نہ کچھ ہو رہے گا۔ اللہ فضل کرنے والا ہے۔'' (19)

حضرت اقدس رائے پوری ثانیؒ نے مزید فرمایا:

''یاد رکھو! اصل اس میں اسمِ ذات یعنی ''اللّٰه، اللّٰه'' کا ذکر ہے۔ اور نفی اِثبات اس کی تائید اور تقویت کے لیے ہے۔... ذکر میں اگر وجد نہ ہو تو تکلف سے وجد کی کیفیت بناؤ۔'' (20)

حضرت اقدس رائے پوری ثانیؒ نے مزید فرمایا کہ:

''اللہ کا ذکر ضروری ہے اور ذکر اللہ ایک روشنی ہے، جو انسانوں کو خود اس کے گناہوں کا احساس دلاتی ہے۔ اور انسان اس کی روشنی میں اپنے عیب دیکھتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے۔ توبہ ٹوٹ بھی جاتی ہے، مگر نادم ہوتا ہے۔ اس سے اور (مزید) ترقی ہوتی ہے۔ کیوں کہ اصل ترقی ندامت اور عاجزی میں ہے۔'' (21)

مشائخ رائے پور کے طے کردہ طریقۂ کار کے مطابق ذکر اللہ کرنے سے اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق بہترین ثمرات و نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ذکر اللہ کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(8)
محبت کے ساتھ صحبتِ شیخ

مشائخِ رائے پور فرماتے ہیں کہ محبت کے ساتھ شیخ کی صحبت سے انسان اعلیٰ اَخلاق کا خوگر بنتا ہے۔ اس لیے ظاہری اور باطنی فیوضات کے حصول کے لیے اپنے سلسلۂ عالیہ کے مشائخ کی محبت وعظمت دل میں رکھنا ضروری ہے۔ خاص طور پر جس شیخ کے ہاتھ پر بیعتِ توبہ کی ہو، اس کی محبت کے ساتھ صحبت اختیار کرنا ضروری ہے۔

چناں چہ حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ فرماتے ہیں:

''(غلط عادتوں کو ختم کرنے کے لیے) بس صحبتِ شیخ اور ذکر (اللہ) ضروری ہے۔ صحبت میں رہتے رہتے جو عیوب معلوم ہوتے ہیں، ان پر تنبُّہ کردیا جاتا ہے اور دعا کی جاتی ہے کہ وہ نہ رہیں۔'' (22)

حضرت اقدس رائے پوری ثانیؒ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''انسان کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اپنے اندر اَخلاقِ حمیدہ پیدا کرے اور ذمائم (بُرے اخلاق) سے دور رہے۔ اور یہ چیز ایسے شخص کی صحبت اٹھانے سے حاصل ہوتی ہے، جس کے اَخلاق اور نفس کی اصلاح ہوچکی ہو۔ مگر صحبت میں بھی یہ دو چیزیں شرط ہیں:

(الف) ایک تو شیخ سے محبت ہو اور عناد (دشمنی) ہرگز نہ ہو۔

(ب) دوسرے ذکرِ الٰہی (کی پابندی) ہو۔

ہم سیدھا سادھا یہی سمجھتے ہیں کہ صحبتِ شیخ، جو عناد (دشمنی) سے پاک ہو، اس میں جتنی صحبت ہوگی، اتنی ہی ترقی ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ (مرید میں سچائی اور نیکی کی) طلب بھی جو پیدا ہوتی ہے، وہ شیخ کی طلب سے حصہ ملتا ہے۔ اور (مرید) اَخلاق بھی وہیں اس راستے سے جذب کرتا ہے۔ مگر اپنی استعداد کے

موافق جذب کرتا ہے۔ جتنی اس (استعداد) میں کمی، اتنی اس (اخلاق) میں کمی۔ اور اصل مقصود تو رضائے الٰہی ہے۔ پس جس شخص سے اُنس ہو، اس کی بلاعناد (اعتراض کے بغیر) صحبت اختیار کرو اور کچھ ذکر کا سلسلہ بھی جاری رکھو۔ جتنی کسی کی استعداد ہوگی اور جتنا خدا کو منظور ہوگا، حصہ مل کر رہے گا۔'' (23)

حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے مزید فرمایا:

''یٰٓاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ (27:89) یہ (نفسِ مطمئنّہ) خدا کے خاص بندوں اور جنتیوں کا نفس ہے۔ پس اپنے ''نفسِ امّارہ'' کو ''مطمئنّہ'' بنانے یا ''امّارہ'' کو اطمینان تک پہنچانے کا راستہ ''سلوک'' کہلاتا ہے۔ اس میں آسان راستہ یہ ہے کہ جس کا نفس مطمئنّہ ہو، اس کی صحبت اختیار کی جائے۔ کیوں کہ یہ (قاعدہ) کلیہ ہے کہ جس آدمی کے پاس بیٹھو گے، اس کے اثرات ضرور آئیں گے۔ تو شیخ کی صحبت کی ضرورت ہوئی۔ اور بیعت کا نفع صحبتِ شیخ کے بغیر نہیں (ہوتا) اور ''تصورِ شیخ'' بھی دراصل محبتِ شیخ ہے۔... اگر شرطوں کے موافق شیخ کی صحبت اٹھائی جائے تو طالب پر ضرور اثر پڑے گا۔'' (24)

ایک صاحب نے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے دریافت کیا:

''شیخ کے ساتھ کس طرح ادب آداب سے رہے، جس سے مرید کو فائدہ پہنچے؟'' حضرت اقدس رائے پوریؒ نے فرمایا: ''اصل میں اس میں (شیخ سے) محبت ہے۔ محبت خود آداب کی استاذ ہے۔ اور کم از کم یہ ہے کہ جی (دل) میں اعتراض نہ رکھے۔ اور (شیخ کی) مخالفت نہ ہو تو فائدہ حسبِ استعداد پہنچتا ہی ہے۔ دراصل عشق ہی انسان کا آداب میں استاذ ہے۔ ایک پنجابی شاعر نے کہا ہے کہ: ''عشق انسان کو وہاں پہنچا دیتا ہے، جہاں انسان ویسے نہیں پہنچتا۔''

کسی نے پوچھا کہ ''عشق کیسے پیدا ہوتا ہے؟ فرمایا: ''ذکرِ الٰہی اور نیکوں کی صحبت سے، حسبِ استعداد عشق و محبت پیدا ہوتی ہے۔'' (25)

چناں چہ اپنے دل میں شیخ سے سچی محبت اور عشق پیدا کرنے سے کامیابی اور استقامت حاصل ہوتی ہے۔ اور وقتاً فوقتاً شیخ کی صحبت میں جانا اور ان سے استفادہ کرنا،

ان کی عظمت اور محبت کا دل پر نقش کرنا بھی دُنیوی اور اُخروی کامیابی کے لیے انتہائی مفید ہے۔ اپنے شیخ کی محبت کے ساتھ ساتھ اپنے سلسلے کے مشائخ کی محبت وعظمت بھی دل میں ہونی چاہیے۔ اور ان مشائخ کی تعلیمات، افکار ونظریات، سیرت وکردار کی اتباع کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

مشائخ رائے پور کو حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ کے علوم و معارف اور ان کے طریقۂ فکر و عمل سے بڑا خصوصی تعلق اور عشق تھا۔ اسی لیے ان پر ''ولی اللّٰہی مجددی نسبت'' غالب تھی۔ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ اپنی بیماری کی حالت میں بھی ''حجۃ اللہ البالغہ'' کی سماعت فرماتے تھے۔ آپؒ کے تذکرے میں لکھا ہے کہ:

''حکیم صاحب نے اِشراق کے وقت ''حجۃ اللہ البالغہ'' سنانے کا معمول بنالیا۔ حضرت بڑے شوق سے سنتے تھے اور بے اختیار سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے ہوئے بعض دفعہ جوش میں اُٹھ بیٹھا کرتے تھے۔ کامل تین گھنٹے آپ کتاب سنتے۔'' (26)

اسی طرح حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ فرماتے ہیں:

''دل میں کچھ بیان کرنے کی اُمنگ پیدا ہوئی ہے اور یہ مضمون کچھ میرا بھی نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کے بعض فقروں سے میں نے مستنبط کیا ہے۔ مولانا عبیداللہ سندھی صاحبؒ، شاہ صاحبؒ کے کوئی خواہ مخواہ معتقد نہ تھے۔ شاہ صاحب متأخرین میں زبردست علوم کے حامل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر معاملے میں بڑے بڑے علوم عطا فرمائے تھے۔'' (27)

مشائخ رائے پور کے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ولی اللّٰہی سلسلے کے مشائخ کے معمولات اور تعلیمات پر مبنی افکار ونظریات اور ان کی سیرت وکردار سے وابستگی اور عشق پیدا کیا جائے اور یوں دین اسلام کی جامعیت کا پورا فہم وشعور حاصل کرکے اسے اپنی زندگی کا نصب العین اور بنیادی ہدف قرار دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرات مشائخ رائے پور کے معمولات، تعلیمات اور افکار پر صدقِ دل کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ان کے فیوضات و برکات سے ہمارے قلوب کو منور فرمائیں۔ اور دنیا اور آخرت کی فلاح اور کامیابی نصیب فرمائیں۔ آمین

تعارف مشائخ رائے پور

و

شجرات

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور

قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ

از

حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ

(خلیفہ مجاز حضرت اقدس رائے پوری رابعؒ)

تعارف مشائخ رائے پور

سلسلۂ عالیہ رائے پور کے بانی و مسند نشین اوّل

قطبِ عالم حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس سرہٗ

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے بانی مخدوم العلما، مرشدِ ربانی، قطبِ عالم حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس سرہٗ ہیں۔ آپؒ نے اس سلسلۂ عالیہ کا آغاز اپنے پیر و مرشد کے حکم پر 1300ھ/ 1882ء میں قصبہ رائے پور ضلع سہارن پور سے کیا۔ اسی لیے یہ ''سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور'' کے نام سے مشہور ہوا۔

آپؒ کی پیدائش 1270ھ/ 1853ء میں موضع تِگری ضلع انبالہ (اب ضلع جمنانگر، ہریانہ، انڈیا) میں ہوئی۔ آپؒ کے والدِ گرامی حضرت راؤ اشرف علی صاحبؒ تھے، جو کہ سید الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کے مرید اور متوسل تھے۔ حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ نے آپؒ کا نام ''عبدالرحیم'' رکھا۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور پھر درسِ نظامی کی ابتدائی کتابیں لدھیانہ میں حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ (دادا حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ) وغیرہ سے پڑھیں۔ اس کے بعد آپؒ نے مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور میں حضرت مولانا محمد مظہر نانوتویؒ اور حضرت مولانا احمد علی محدث سہارن پوریؒ (تلمیذ حضرت شاہ محمد اسحاق دہلویؒ) سے 1291ھ/ 1874ء میں دورۂ حدیث شریف پڑھ کر دینی علوم کی تکمیل کی۔ طالبِ علمی کے زمانے میں ہی آپؒ نے غالباً 1288ھ/ 1871ء میں حضرت اقدس میاں شاہ عبدالرحیم سرساوی سہارن پوری سے بیعت کی اور سلوک و احسان کی تعلیم و تربیت مکمل کی۔

حضرت اقدس رائے پوری اول قدس سرہٗ ایک طرف سیدو شریف کے مشہور بزرگ حضرت اخوند عبدالغفور سواتی عرف ''سیدو بابا'' کے جانشین حضرت میاں عبدالرحیم سہارن پوریؒ کے خلیفہ اور جانشین ہیں تو دوسری طرف اپنے دور میں امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے

سلسلے کے عظیم وارث سید الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ اور ان کے جانشین امامِ ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ کے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ اور اسی طرح حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ کے فیض روحانی سے بھی آپؒ پوری طرح سیراب ہوئے کہ بچپن میں انھوں نے آپؒ کو روحانی توجہات سے فیض یاب فرمایا۔ آپؒ ان حضراتؒ کے بعد ان کے جانشین اور قائم مقام ہوئے۔ بقول حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ

جنھوں نے ''رائے پور'' میں بیٹھ کر ''گنگوہ'' دیکھا ہے
انھیں ہی یاد کچھ ''گنگوہ'' کا جغرافیا ہوگا

حضرت اقدس عالی رائے پوریؒ جہاں تزکیۂ قلوب اور تصفیہ باطن کے حوالے سے مرشدِ برحق اور قطبِ عالم تھے، وہاں برصغیر پاک و ہند کی آزادی کی مشہور تحریک ''تحریک ریشمی رومال'' کے سرپرست اور مجاہد حریت بھی تھے۔ علاوہ ازیں قرآن کریم کی تعلیمات پھیلانے کے لیے آپؒ نے بستی بستی گاؤں گاؤں ''مکاتبِ قرآنیہ'' قائم فرمائے۔ اسی طرح آپؒ بہت سے مدارسِ دینیہ کی سرپرستی بھی فرماتے رہے۔ خاص طور پر دارالعلوم دیوبند اور مدرسہ مظاہرالعلوم سہارن پور کے آپ باقاعدہ سرپرست اور نگران رہے۔

اس طرح آپؒ شریعت، طریقت اور سیاست کے جامع فرد تھے۔ آپؒ کی ذات قدسی صفات کی صحبت سے ہزاروں سالکین و طالبین سیراب ہوئے اور خداپرستی اور انسان دوستی کا نظریۂ فکر و عمل چہار دانگِ عالم میں پھیلا۔ اس طرح تقریباً 37 سال تک آپؒ کے وجودِ مسعود سے اس خطے کے انسانوں نے رہنمائی حاصل کی اور لاکھوں لوگوں نے تزکیۂ قلوب اور تصفیہ باطن کا فیض آپؒ سے پایا۔

آپؒ کے جانشین حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ ہوئے۔ جب کہ دیگر خلفا میں حضرت مولانا اللہ بخش بہاولنگریؒ، حضرت منشی رحمت علیؒ تھے۔ آپؒ کا انتقال پیلوں (نزد بہٹ ضلع سہارن پور) میں 26/ربیع الثانی 1337ھ/29/جنوری 1919ء کو ہوا۔ اگلے روز خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے مقبرۂ رحیمی میں آپؒ کی تدفین ہوئی۔ آپؒ کا مزار آج بھی انوارات الٰہیہ کا مہبط ہے۔

سلسلۂ عالیہ رائے پور کے مسند نشین دوم

قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے دوسرے مسند نشین قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ ہیں۔ آپؒ کی ولادت باسعادت سرگودھا کے قریب ایک گاؤں ''ڈھڈیاں'' میں 1290ھ/1873ء میں ہوئی۔

آپ کے والدِ محترم حضرت حافظ احمد صاحبؒ انتہائی جید حافظِ قرآن تھے۔ آپؒ کو ایک مجذوب بزرگ نے کہا تھا کہ ''میں تمھاری پشت میں ایک ایسا نور دیکھتا ہوں، جس سے ایک عالَم منور ہوگا۔'' والدین نے آپؒ کا نام ''غلام جیلانی'' رکھا تھا، جب آپؒ رائے پور میں حضرت عالی شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے ارشاد فرمایا کہ: ''آپ تو عبدالقادر ہیں۔'' اس وقت سے آپؒ کا نام عبدالقادر ہوگیا۔

آپؒ نے ابتدائی تعلیم' ڈھڈیاں کے قریب قصبہ جھاوریاں میں حاصل کی۔ بعد ازاں مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور میں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی اور پھر پانی پت، دہلی، رام پور اور دیگر مقامات پر تعلیم کے حصول کے لیے اسفار کیے اور یوں ظاہری تعلیم کی تکمیل کی۔ 1322ھ/ 1904ء میں آپؒ نے حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ سے بیعت کی اور پھر مسلسل چودہ سال آپؒ کی خدمت میں رہے۔ تربیت اور تزکیے کے تمام مراحل مکمل ہونے پر حضرت عالی رائے پوریؒ نے آپؒ کو اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ جنوری 1919ء میں حضرت عالی رائے پوریؒ کے وِصال کے بعد سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے تمام خلفا نے متفقہ طور پر آپؒ کو سلسلۂ عالیہ رحیمیہ کا جانشین تسلیم کیا اور آپ کی رہنمائی میں کام کیا۔ اس طرح آپؒ اس سلسلے کے مسند نشین ثانی ہوئے۔

آپؒ نے سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے متوسلین کے قلوب کو مسلسل چوالیس سال (1919ء تا 1962ء) تک روحانی فیوض و برکات سے سیراب کیا۔ آپؒ محقق عالم ربانی، سلوک و طریقت کے مربی، روحانی اور دینی سیاست اور تحریکِ آزادی کے سچے رہبر و رہنما

تھے۔ آپؒ نے ہندوستان بھر کے بہت سے مدارس و مکاتب کی سرپرستی فرمائی۔ خاص طور پر مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور کے سرپرست اور دار العلوم دیوبند کی نگرانی فرماتے رہے۔ اسی طرح تحریکِ آزادی میں کام کرنے والی جماعتوں اور رہنماؤں کی رہنمائی اور سرپرستی کی، نیز انسانی قلوب کے تزکیہ اور تصفیہ باطن کے لیے اپنی توجہ باطنی سے کام لیا۔

آپؒ شریعت، طریقت اور سیاست کے جامع رہنما تھے۔ آپؒ نے اپنی زیرنگرانی 1939ء میں رائے پور میں ''حزب الانصار'' کے نام سے ایک تنظیم قائم کی، جس کے ذریعے سے نوجوان نسل میں دینی فہم و بصیرت اور آزادی اور حریت کا جذبہ پروان چڑھانے کا کام کیا۔ اس تنظیم کے صدر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن رائے پوریؒ تھے، جنھیں آپؒ نے مدرسہ فیضِ ہدایت درگلزارِ رحیمی رائے پور اور خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور کا متولی بھی مقرر کیا تھا۔ ان کی زیرنگرانی نوجوانوں میں دینی تعلیم و تربیت اور سیاسی نظم و ضبط سکھانے کا کام کیا جاتا تھا۔ اسی طرح پورے برصغیر پاک و ہند میں تربیت اور تزکیے کے لیے آپؒ نے مسلسل اسفار فرمائے۔ پاکستان بننے کے بعد آپؒ کا قیام خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور ضلع سہارن پور انڈیا میں ہی رہا۔ وہاں سے آپؒ وقتاً فوقتاً پاکستان تشریف لاتے رہتے تھے اور اپنے متعلقین کی تعلیم و تربیت کا اہتمام فرماتے رہے۔ پاکستان آکر بھی آپؒ کے اصلاحی اور تربیتی اسفار کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ پاکستان میں آپؒ نے ہی حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کو یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ نوجوانوں میں دینی شعور و تربیت کے فروغ کے لیے کام کریں۔ چناں چہ اس حوالے سے حضرت رائے پوری رابعؒ نے دین کے غلبے کے نقطہ نگاہ سے نوجوانوں میں بڑا بھرپور کام کیا۔

اس طرح حضرت رائے پوری ثانیؒ نے اس سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کی خصوصیات کو برقرار رکھتے ہوئے پوری زندگی مسلسل جدوجہد اور کوشش فرمائی۔ آپؒ نے 6ر شوال 1381ھ/ 3ر مارچ 1962ء کو حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ کو خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں قیام کے دوران اپنا جانشین مقرر کیا اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ سے اس کا اعلان کرایا۔ اس طرح اپنی عمر عزیز کے تقریباً 92 سال پورے فرما کر آپؒ 15ر ربیع الثانی 1382ھ/ 16ر اگست 1962ء کو لاہور میں انتقال فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

سلسلۂ عالیہ رائے پور کے مسند نشین سوم

قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہٗ

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے تیسرے مسند نشین قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہٗ ہیں۔ آپؒ قطب عالم حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس سرہٗ کے حقیقی نواسہ ہیں۔ آپؒ کا آبائی وطن گمتھلہ ضلع کرنال ہے۔ آپؒ کے والدِ گرامی حضرت چوہدری تصدق حسینؒ ہیں۔

آپؒ کی ولادت 10ر جمادی الاولیٰ 1323ھ/ 16ر جولائی 1905ء بروز جمعۃ المبارک ہوئی۔ آپؒ نے جس ماحول میں آنکھ کھولی، وہ انتہائی پاکیزہ اور اونچی نسبتوں کا حامل تھا۔ آپؒ کے والد گرامی حضرت چوہدری تصدق حسین رحمۃ اللہ علیہ قطب ربانی حضرت اقدس گنگوہی قدس سرہٗ سے بیعت اور انتہائی ذاکر شاغل اور دینی فہم وبصیرت کے حامل تھے۔ آپ کا نام ''عبدالعزیز'' حضرت اقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ایما پر حضرت عالی رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے تجویز فرمایا اور اپنی توجہاتِ قلبیہ سے مستفید فرمایا۔ اس طرح اپنے نانا قطبِ عالم حضرت عالی رائے پوریؒ کی قلبی توجہات سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ آپؒ نے شعور کی آنکھ کھولی، تو چاروں طرف اونچی نسبتوں کے حامل حضرات آپؒ پر شفقت فرماتے رہے۔

قرآن حکیم حفظ کرنے کے بعد زیادہ تر رائے پور میں آپؒ کا قیام رہا۔ اس دوران حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن قدس سرہٗ کی نوازشاتِ قلبیہ سے بھی آپ کو سیرابی کا موقع ملا۔ اسی طرح جب مدرسہ مظاہر علوم میں داخل ہوئے تو حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارن پوری قدس سرہٗ کے ہاں آپ کی تعلیم وتربیت کا اہتمام ہوا۔ آپؒ پر ان کی شفقتیں بھی بے پایاں رہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ کئی سال سے پڑھانا چھوڑ چکے تھے، لیکن خاص طور پر انھوں نے آپؒ کو حدیثِ نبویؐ کی تعلیم مکمل کرائی۔ اس طرح آپؒ نے 1344ھ/ 1924ء کو مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور سے درسِ نظامی کی تعلیم سے فراغت حاصل کی۔

آپؒ نے سب سے پہلے اپنے نانا حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس سرہٗ سے دورانِ تعلیم ہی بیعت کی اور ان سے سلوک و احسان کی تعلیم و تربیت حاصل کی تھی اور اپنی نسبت کی تکمیل کرلی تھی۔ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ: ''ان کی نسبت کی تکمیل تو حضرت عالی رائے پوریؒ ہی کر گئے تھے۔''

ظاہری تعلیم کی تکمیل کے بعد آپؒ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی صحبت اور معیت میں سفر و حضر میں مسلسل چوالیس سال تک رہے۔ اور رائے پور میں حضرتؒ کے لیے خانقاہ کی نئی عمارت کی تعمیر اور اس کے انتظامات کی ذمہ داری بڑی خوبی سے نبھائی، بلکہ حضرت رائے پوری ثانیؒ کی زیرِنگرانی طالبین و سالکین کی تربیت اور تعلیم کا اہتمام بھی پوری ذمہ داری سے فرماتے رہے۔ اگرچہ آپؒ کو حضرت عالی شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ سے بھی اجازت حاصل تھی، پھر حضرت رائے پوری ثانیؒ نے بھی آپؒ کو اجازت اور خلافت سے مشرف فرمایا اور حضرتؒ کے وصال کے بعد تمام خلفا نے آپؒ ہی کو سلسلے کا جانشین تسلیم کیا اور مخلصین حضرات نے آپؒ کی رہنمائی میں کام کیا۔

آپؒ پاکستان بننے سے پہلے مدرسہ مظاہرالعلوم سہارن پور کے سرپرست رہے اور ہندوستان اور پاکستان کے بہت سے مدارس کی آپؒ نے سرپرستی فرمائی۔ اسی طرح آپؒ نے غلبہ دین کے حوالے سے علمائے حق کی تحریکات کی رہنمائی اور سرپرستی کی۔ بالخصوص تحریکِ ختم نبوت میں آپؒ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ پاکستان بننے کے بعد آپؒ شہر سرگودھا میں قیام فرما ہوئے اور یہاں سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے متعلقین و متوسلین کی تعلیم و تربیت' پوری توجہاتِ قلبیہ کے ساتھ فرماتے رہے۔ اس طرح شریعت، طریقت اور سیاست کی جامعیت کو برقرار رکھا۔

آپؒ نے جنوری 1988ء کو اپنا جانشین حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کو مقرر کیا۔ آپؒ نے اپنے شیخ کے وِصال (1962ء) کے بعد تیس سال تک سلسلۂ رائے پور کے وابستگان اور سالکین و طالبین کی تعلیم و تربیت فرمائی۔ آپؒ نے یکم ذی الحج 1412ء/2/جون 1992ء کو لاہور میں انتقال فرمایا۔ آپؒ کا تابوت خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور انڈیا لے جایا گیا اور وہیں مقبرۂ رحیمی میں اپنے نانا کے پہلو میں مدفون ہیں۔

سلسلۂ عالیہ رائے پور کے مسند نشین چھارم

قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہٗ

''سلسلہ عالیہ رحیمیہ رائے پور'' کے چوتھے مسند نشین حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہٗ ہیں۔ آپ اپنے والدِ گرامی حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادے اور رائے پوری سلسلے کے جانشین ہوئے۔

آپؒ رجب 1344ھ/ جنوری 1926ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے آپؒ کا نام ''سعید احمد'' رکھا۔ پانچ سال کی عمر سے ہی خانقاہِ رائے پور میں حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ کی صحبت اور اپنے والدِ گرامیؒ کی معیت میں ''رائے پور'' رہے۔ اور قرآن پاک کا حفظ خانقاہِ رائے پور میں شیخ القرآن مولانا خدا بخشؒ سے کیا۔ اور ابتدائی نوشت وخواند کی تعلیم اپنے ننھیالی گاؤں سکروڈھ میں مولانا محمد یعقوبؒ سے حاصل کی۔ آپؒ نے اپنے والدِ گرامی حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ سے درسِ نظامی کی ابتدائی دینی کتب پڑھیں۔ جب کہ دیگر جید علمائے کرام سے درسِ نظامی کی باقی کتابیں اور علومِ قرآنیہ کی تعلیم وتربیت حاصل کی۔

طالبِ علمی ہی کے زمانے میں حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی قائم کردہ جماعت 'حزب الانصار' میں شمولیت اختیار کی اور اس کے پروگرام کے تحت نوجوانی میں ہی دینی حوالے سے سیاسی شعور سے بہرہ ور ہوئے۔ اور اس جماعت میں آپؒ نے بڑا سرگرم کردار ادا کیا۔ 1948ء میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ اور دیگر اساتذہ سے دورۂ حدیث پڑھ کر ظاہری علومِ دینیہ کی تکمیل کی۔ اس کے بعد دو سال حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ قدس سرّہٗ سے ''سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور'' میں باطنی تربیت حاصل کی اور سلوک واحسان کی منازل طے کیں۔ 1950ء میں حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے آپؒ کو سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔

1951ء میں آپؒ پاکستان تشریف لے آئے اور سرگودھا میں اپنے والدِ گرامی

حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ کی معیت میں قیام فرما ہوئے۔ اس دوران مسلسل بارہ سال تک حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے اسفار میں ساتھ رہے اور ان کی جانب سے دی گئی ذمہ داریوں کو بخوبی سرانجام دیتے رہے۔ 1962ء میں حضرت اقدس رائے پوری ثانیؒ کے وِصال کے بعد تیس سال تک اپنے والدِ گرامی حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ کی صحبت اور معیت میں رہے۔ 1988ء میں انھوں نے آپؒ کو اپنا جانشین مقرر کیا اور جمعۃ المبارک کے روز ہزاروں کے مجمع میں خانقاہِ رائے پور میں اس کا اعلان کیا۔ اس طرح 1992ء میں ان کے وِصال کے بعد سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے مسند نشین ہوئے۔

آپؒ بھی اپنے مشائخ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شریعت، طریقت اور سیاست کے جامع تھے۔ آپؒ نے گمراہی اور الحاد و زندقہ کے مقابلے کے لیے نوجوانوں کی دینی تعلیم و تربیت، شعوری فہم و بصیرت اور اپنے ولی اللّٰہی سلسلے کے علمائے حق کی تعلیمات کو فروغ دینے کے لیے جمعیت طلباءِ اسلام اور تنظیم فکرِ ولی اللّٰہی قائم کی۔ جس کے ذریعے سے نوجوانوں میں غلبہ دین کا شعور پیدا ہوا۔ نیز آپؒ نے پاکستان و ہندوستان کے بہت سے مدارس کی سرپرستی اور نگرانی فرمائی۔ 2001ء میں دینی تعلیمات کے فروغ اور سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے پھیلاؤ کے لیے پاکستان کے تاریخی شہر لاہور میں ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) قائم کیا اور اس کے ریجنل کیمپسز کراچی، سکھر، ملتان، راولپنڈی، پشاور اور کوئٹہ میں قائم کیے۔ ادارہ سے منسلک مدارس کے لیے آپؒ نے نظام المدارس الرحیمیہ پاکستان قائم فرمایا، جو کہ دینی تعلیم و تربیت کے فروغ کے لیے کردار ادا کر رہا ہے۔ آپؒ کی زیرنگرانی دورۂ تفسیر قرآن حکیم اور رمضان المبارک کے روح پرور اجتماعات کے ذریعے سے نوجوانوں میں دینی تعلیم و تربیت اور تزکیۂ قلوب کا کام فروغ پذیر ہوا۔

آپؒ کا وصال 8/ ذی قعدہ 1433ھ/ 26/ ستمبر 2012ء، بروز بدھ لاہور میں ہوا اور ادارہ رحیمیہ کے متصل ''گل زارِ رحیمیہ سعیدیہ'' میں مدفون ہیں۔ آپؒ نے اپنی زندگی میں خانقاہ کے امور حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ کے سپرد کر دیے تھے اور اپنا امام نماز بھی انھیں مقرر کیا تھا۔ اس لیے حضرتؒ کے وصال کے بعد تمام خلفا نے متفقہ طور پر انھیں اس سلسلے کا مسند نشین پنجم قرار دیا۔

سلسلۂ عالیہ رائے پور کے موجودہ مسند نشین پنجم

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے موجودہ اور پانچویں مسند نشین حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی حضرت راؤ عبدالرؤف خانؒ (مجاز حضرت اقدس رائے پوری رابع) ہیں۔

آپ کی پیدائش 02 ر جمادی الاولیٰ 1381ھ/ 12 ر اکتوبر 1961ء بروز جمعرات کو ہوئی۔ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے آپ کا نام ''عبدالخالق'' رکھا۔ 9 سال کی عمر میں حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ نے آپ کو کلمہ طیبہ کی تلقین کی۔ اس سے آپ کی ابتدائی دینی تعلیم کا آغاز ہوا۔

آپ نے حفظِ قرآن حکیم حضرت اقدس رائے پوری ثالثؒ کے حکم سے ہی قائم مدرسہ تعلیم القرآن ہارون آباد میں مکمل کیا اور درسِ نظامی کے ابتدائی درجات بھی اسی مدرسے میں جید اساتذۂ کرام سے پڑھے۔ پھر جامعہ علومِ اسلامیہ کراچی میں حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ (شاگرد مولانا سید حسین احمد مدنیؒ)، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ (شاگرد مولانا عبیداللہ سندھیؒ)، مولانا غلام مصطفیٰ قاسمیؒ (شاگرد مولانا عبیداللہ سندھیؒ و مولانا سید حسین احمد مدنیؒ) وغیرہ اساتذہ سے دورۂ حدیث شریف پڑھ کر علومِ دینیہ کی تکمیل کی۔ پھر دو سال جامعہ میں ہی انھی حضرات کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کیا اور دارالافتاء میں کام کیا۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کا امتحان بھی امتیازی نمبروں میں پاس کیا۔

رمضان المبارک 1402ھ/ جولائی 1982ء میں حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ سے باقاعدہ بیعتِ سلوک و احسان کی اور آپؒ کے حکم سے حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ سے ذکر کا طریقہ اور سلسلۂ عالیہ کے معمولات سیکھے۔ اور پھر 10 سال تک حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ کی معیت میں پاکستان اور ہندوستان میں بہت سے اسفار کیے اور ان کی صحبت سے مستفید ہوتے رہے۔

بالخصوص 1988ء میں خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور انڈیا کے سفر میں تین چار ماہ تک مسلسل حضرت رائے پوری ثالثؒ کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ ان کے وِصال کے بعد حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کی صحبت میں رہے اور مسلسل بیس سال تک سفر و حضر میں ان کے ساتھ رہے اور ظاہری اور باطنی تربیت کی تکمیل کی۔ رمضان المبارک 1419ھ/ 1999ء میں حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ نے سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں آپ کو اجازت اور خلافت سے سرفراز فرمایا۔

15 سال تک آپ جامعہ تعلیم القرآن ریلوے مسجد ہارون آباد میں تفسیر، حدیث، فقہ اور علومِ ولی اللّٰہی کی کتابوں کی تعلیم و تدریس میں مشغول رہے اور اس عرصے میں حضرت اقدس رائے پوری رابعؒ کے زیرنگرانی ہونے والے دورۂ تفسیر قرآن حکیم میں کئی مرتبہ قرآن حکیم کی تفسیر کی تکمیل کی۔ اسی طرح کے ایک دورۂ تفسیر کی تکمیل پر حضرت اقدس رائے پوری رابعؒ نے اپنے خطبے میں آپؒ کو ''شیخ التفسیر'' کا لقب دیا۔ اس دورۂ تفسیر سے مدارسِ دینیہ اور سکولوں اور کالجوں کے طلبا نے بہت زیادہ استفادہ کیا۔

2001ء میں ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ لاہور کے قیام کے بعد سے حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری کے ایما پر لاہور میں مستقل قیام فرما ہوگئے۔ آپ ادارہ رحیمیہ کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ اس ادارے کی تعمیر و ترقی اور نظم و نسق کے ساتھ ساتھ دورۂ حدیث شریف کی کتابوں بالخصوص ''صحیح بخاری شریف'' اور ''حجۃ اللہ البالغۃ'' کی تعلیم و تدریس میں مشغول ہیں۔ ادارہ میں جمعۃ المبارک کے خطبات ارشاد فرماتے ہیں اور نوجوانوں میں ولی اللّٰہی علوم و افکار کے فروغ اور پھیلاؤ کے لیے کام کر رہے ہیں۔ آپ ماہ نامہ ''رحیمیہ'' اور سہ ماہی مجلّہ ''شعور و آگہی'' کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ 2003ء میں اپنے والدِ گرامی کے وصال کے بعد سے جامعہ تعلیم القرآن ریلوے مسجد ہارون آباد کے مہتمم بھی رہے۔

آپ بھی شریعت، طریقت اور سیاست کی جامع شخصیت ہیں۔ چناں چہ نوجوانوں کی شعوری تربیت کے لیے دینی تعلیمات کی روشنی میں عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق سیاسی، معاشی اور سماجی علوم و افکار کے فروغ کے لیے کام کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس رائے پوری رابعؒ کے تمام خلفا اور پوری جماعت نے آپ کو ان کا جانشین تسلیم کیا۔ اب سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے تمام خلفا اور متوسلین آپ کی رہنمائی میں کام کر رہے ہیں۔

(1) شجرہ

سلسلۂ عالیہ قادریہ مجدّدیہ رحیمیہ

الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت فیوضہ القدسیہ

الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس اللہ سرہٗ السعید

الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت القطب شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت میاں عبدالرحیم سہارنپوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت اخوند عبدالغفور سواتی قدس اللہ سرہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد شعیب تورڈھیروی شہید قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حافظ محمد صاحب عمرزئی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد صدیق بنیری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ مؤمن ککروئی اخون قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ سید شاہباز مہمند قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ حبیب (محمد امین بن سعد اللہ) قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید آدم بن اسماعیل بنوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت امامِ ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ سکندر بن عماد الدین کیتھلی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ کمال الدین کیتھلی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ فضیل ٹھٹھوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانی سرحدی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید شمس الدین عارف قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ گدا رحمٰن بن ابی الحسن قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید ابوالحسن علی کشمیری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ شمس الدین صحرائی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید شاہ عقیل کوکانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید بہاؤ الدین قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید عبدالوہاب ینبوعی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ شرف الدین قتال بغدادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق جیلانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوسعید مبارک بن علی مخزومی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوالحسن علی محمد بن محمد قرشی ہنکاری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوالفرح محمد بن عبداللہ طرطوسی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حارث تمیمی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوبکر محمد بن دُلف شبلی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید الطائفہ خواجہ جنید بن محمد بغدادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ سری بن مغلس سقطی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوسلیمان داؤد بن نصر طائی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابومحمد حبیب عجمی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حسن بن یسار بصری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت الامام سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امام المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا

(2) شجرہ

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ ولی اللّٰهیہ رحیمیہ

الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت فیوضہ القدسیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس اللہ سرہٗ السعید
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت القطب شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامیر سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ محمد اسحاق دہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ عبدالرحیم دہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت اقدس سید عبداللہ اکبر آبادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت اقدس سید آدم بن اسماعیل بنوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ دہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا خواجگی امکنگی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا درویش محمد امکنوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا محمد زاہد وخشی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عبیداللہ بن محمود احرار قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا یعقوب بن عثمان چرخی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ علاؤ الدین محمد بن عطار قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید بہاؤ الدین نقشبند قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ شمس الدین سید میر کلال قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت یوسف بن ایوب ہمدانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوعلی حسن بن محمد دقاق قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوالقاسم ابراہیم نصرآبادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوبکر محمد بن دلف شبلی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید الطائفہ جنید بن محمد بغدادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ سری بن مغلس سقطی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوسلیمان داؤد بن نصر طائی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابومحمد حبیب عجمی قدس اللہ سرہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حسن بن یسار بصری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امام المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین
سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیر

(3) شجرہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ آفاقیہ رحیمیہ

الٰہی بحرمتہ حضرت مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت فیوضہ القدسیہ
الٰہی بحرمتہ حضرت مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ السعید
الٰہی بحرمتہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت مولانا نصیر الدین دہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت شاہ محمد آفاق دہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت خواجہ محمد زبیر قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت خواجہ محمد باقی، باقی باللہ الدہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت خواجگی امکنگی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت مولانا درویش محمد الامکنوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت مولانا زاہد الوخشی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ بن محمود الاحرار قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمتہ حضرت مولانا یعقوب بن عثمان چرخی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ علاؤ الدین محمد بن عطار قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید بہاؤ الدین نقشبند قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ شمس الدین سید میر کلال قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت محمود انجیر فغنوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت عبد الخالق غجدوانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت یوسف بن ایوب ہمدانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوعلی فضل بن محمد فارمدی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوالحسن علی بن احمد خرقانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت صاحب رسول سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمۃ حضرت خلیفہ رسول اللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امام المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین
سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا

(4) شجرہ

سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ رحیمیہ

الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت فیوضہ القدسیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس اللہ سرہٗ السعید
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت القطب شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت امام ربانی رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالباری امروہی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالہادی بن محمد امروہی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عضد الدین بن حامد امروہی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ محمد مکی جعفری امروہی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ محمدی اکبر آبادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ محبّ اللہ الٰہ آبادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ نظام الدین بن عبدالشکور بلخی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ جلال الدین بن محمود تھانیسری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ محمد بن عارف ردولوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ عارف بن احمد عبدالحق ردولوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ معین الدین حسن اجمیری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت حاجی شریف زندنی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو یوسف بن سمعان چشتی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو محمد بن ابی احمد چشتی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو ہبیرہ بصری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سلطان ابراہیم بن ادھم بلخی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت قدس خواجہ عبدالواحد بن زید اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حسن بن یسار بصری قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت حضرت سیدنا الامام حسن بن علی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امام المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین
سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً

(5) شجرہ

سلسلۂ عالیہ سہروردیہ ولی اللٰہیہ رحیمیہ

الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت فیوضہ القدسیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ سعید احمد رائے پوری قدس اللہ سرہٗ السعید
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت اقدس میانجیو نور محمد جھنجھانوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامیر سید احمد شہید رائے بریلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ عبدالرحیم دہلوی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ سید عظمت اللہ اکبر آبادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ سید عبداللطیف اکبر آبادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ سید بدرالدین اکبر آبادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حسن عرف بحر مواج شکر بار قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید عبدالوہاب بن محمد بخاری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید صدرالدین راجو قتال بخاری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ رُکن الدین ابوالفتح ملتانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ صدرالدین عارف ملتانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ احمد غزالی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوبکر نساج قدس اللہ سرہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوالقاسم علی گرگانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوعثمان سعید بن اسلام مغربی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوعلی کاتب قدس اللہ سرہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت ابوعلی احمد بن محمد رود باری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سیدالطائفہ جنید بن محمد بغدادی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ سری بن مغلس سقطی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوسلیمان داؤد بن نصر طائی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابومحمد حبیب عجمی قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حسن بن یسار بصری قدس اللہ سرّہٗ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ تمام سلاسل میں چاروں خلفائے راشدین کے واسطے سے دعا مانگنی چاہیے۔

الٰہی بحرمۃ حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ امیر المؤمنین خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰهی بحرمة حضرت امام المرسلین

خاتم النبیّین، رحمة لّلعالمین، شفیع المذنبین

سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیرا کثیرا

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہٗ

کے جانشین، خلفا و مجازین

حضرت اقدس رائے پوری رابعؒ نے اپنی زندگی میں جن حضرات پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے سلسلۂ رائے پور میں اجازت دی، ان کے نام درجِ ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام	شہر
1	حضرت مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری (جانشین)	لاہور
2	حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر سعید الرحمٰن صاحب	ملتان
3	حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی صاحب	بورے والا
4	حضرت مولانا مفتی عبدالغنی قاسمی صاحب	لاہور
5	حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر صاحب	چشتیاں
6	حضرت مولانا مفتی محمد مختار حسن صاحب	نوشہرہ
7	حضرت مولانا محمد الیاس میواتی صاحب	میوات (انڈیا)
8	حضرت مولانا مفتی عبدالسلام صاحب	مراد آباد (انڈیا)
9	حضرت مولانا محمد اختر صاحب	سہارنپور (انڈیا)
10	حضرت مولانا محمد افضل صاحب	سعودی عرب
11	حضرت مولانا مفتی محمد اشرف عاطف صاحب	سعودی عرب
12	حضرت مولانا سید رشید احمد صاحب (خانقاہ یٰسین زئی)	ڈیرہ اسماعیل خان
13	حضرت جناب سید مطلوب علی زیدی صاحب	راولپنڈی
14	حضرت جناب ڈاکٹر سید لیاقت علی شاہ معصومی صاحب	سکھر
15	حضرت مولانا قاضی محمد یوسف صاحب	حسن ابدال
16	حضرت مولانا ڈاکٹر تاج افسر صاحب	اسلام آباد

17	حضرت مولانا محمد ناصر عبدالعزیز صاحب	جھنگ
18	حضرت مولانا عبداللہ عابد سندھی صاحب	شکار پور
19	حضرت مولانا عبدالقادر دین پوری صاحب (خانقاہ دین پور)	بہاولنگر
20	حضرت مولانا محمد اشرف اُنڑ صاحب	حیدر آباد
21	حضرت حاجی محمد بلال بلوچ صاحب	قاضی احمد
22	حضرت مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب	کوئٹہ
23	حضرت حافظ ظفر حیات صاحب	مری
24	حضرت صوفی حاجی محمد سرور جمیل صاحب	لاہور
25	حضرت حاجی محمد یوسف جاوید صاحب	عارف والا
26	حضرت حاجی محمد یعقوب صاحب	ہارون آباد

ان حضرات کے علاوہ حضرت اقدس رائے پوری رابع کے ایسے مجازین، جو حضرت کی حیات میں ہی وفات پا گئے، اُن کے نام درج ذیل ہیں:

27	حضرت مولانا منظور احسن رحمۃ اللہ علیہ (بانی جامعہ ملیہ اسلامیہ، فرید ٹاؤن)	ساہیوال
28	حضرت مولانا حسین احمد علوی رحمۃ اللہ علیہ (بانی مدرسہ تعلیم القرآن، نور پورہ)	چشتیاں
29	حضرت راؤ عبدالرؤف خاں رحمۃ اللہ علیہ (بانی جامعہ تعلیم القرآن، ریلوے مسجد)	ہارون آباد
30	حضرت مولانا مفتی محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ (صدر جمعیت علمائے ہند، ضلع سہارنپور)	انڈیا

الحمدللہ! یہ تمام حضرات دینی تعلیمات کے فروغ اور نوجوانوں میں دینی شعور کی تعلیم و تربیت کے لیے ہمہ وقت جدوجہد اور کوشش میں مصروفِ عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس رائے پوری رابع کے موجود خلفا اور مجازین کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور انھیں سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے فروغ کے لیے قبول فرمائے۔ آمین!

☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری۔ص:246،248۔مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لاہور۔
2۔ ایضاً۔ص:166۔
3۔ ایضاً،ص:131۔
4۔ ایضاً۔ص:73-172۔
5۔ ایضاً۔ص:131۔
6۔ ایضاً۔ص:131۔
7۔ ایضاً۔ص:262۔
8۔ انفاسِ رحیمیہ (مکتوبات امام عبدالرحیم دہلویؒ) ص27، طبع مجتبائی، دہلی 1333ھ/1915ء۔
9۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ۔ تعلیم السلوک (قلمی)۔
10۔ رواہ البخاری۔ حدیث نمبر:3892۔
11۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ۔ تعلیم السلوک (قلمی)۔
12۔ مجلس: رمضان المبارک 1402ھ/1982ء۔ بمقام: مری۔
13۔ ملفوظ حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ۔تحریر: مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ۔
14 ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری۔ص:112۔مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لاہور۔
15۔ ایضاً۔ص:141۔
16۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ۔ تعلیم السلوک (قلمی)۔
17۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری۔ص:172۔مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لاہور۔
18۔ ایضاً۔ص:150۔
19۔ ایضاً۔ص:267۔
20۔ ایضاً۔ص:7-106۔
21۔ ایضاً۔ص:266۔
22۔ ایضاً۔ص:266۔
23۔ ایضاً۔ص:26-125۔
24۔ ایضاً۔ص:246،248۔
25۔ ایضاً۔ص:227
26۔ تذکرۃ الخلیل۔ص:249۔مطبوعہ: کتب خانہ یحیویہ، سہارن پور۔
27۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ۔ص:93۔مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لاہور۔

ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ)

بانی

حضرت اقدس مولانا **شاہ سعید احمد** رائے پوری قدس سرہٗ السعید

مسندنشین چہارم خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

زیرِنگرانی

حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ **عبدالخالق آزاد رائے پوری** دامت برکاتہم العالیہ

مسندنشین پنجم خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

پاکستان کے تاریخی شہر ''لاہور'' میں ادارہ ہذا گزشتہ ایک عرصے سے دینی، تعلیمی اور تربیتی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ بحمداللہ تعالیٰ اس دینی مرکز میں:

- دین اسلام کے بنیادی عقائد اور شرعی احکام و مسائل کی تعلیم و رہنمائی۔
- تزکیۂ قلب و تصفیۂ باطن کے لیے مشائخ رائے پور کے معمولات کی تلقین۔
- قرآنی اصولِ سیاست اور قرآنی اصولِ معاشیات و عمرانیات کی تعلیم و تربیت۔

کا کام فقہی بصیرت، قلبی توجہ اور قومی و ملی تقاضوں کے دینی شعور کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

اس کے لیے ادارہ ہذا میں درجِ ذیل تعلیمی و تربیتی سرگرمیاں اور مجالس و کلاسز جاری ہیں:

مجالس ذکر و فکر (روزانہ بعد نمازِ مغرب)	دورۂ حدیث شریف (سالانہ کلاس)
خطابات جمعۃ المبارک	دورۂ تفسیر قرآن حکیم (موسم گرما کی تعطیلات میں)
تربیتی سیمینارز کا انعقاد	چار سالہ علومِ اسلامیہ کلاس (برائے گریجویٹس)
تخصص فی الفقہ والافتاء	ترجمہ و تفسیر قرآن حکیم کلاس (بعد نمازِ عشا)
دارالافتاء والارشاد	درسِ قرآن (بعد نمازِ فجر)
تربیتی ورکشاپس (محاضرین و مدرسین کے لیے)	علومِ قرآنیہ کی ایک سالہ کلاس